السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک جمعدار فوج نے خاص اپنے روپے سے مسجد تیار کروائی، آیا وہ مسجد شرعاً حکم مسجد کا رکھتی ہے یا نہ، اوراس مسجد میں مصلیوں کے نماز پڑھنے سے اس کو ثواب ملے گا یا نہ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگراس مسجد میں کوئی مانع شرعی نہ ہو، تو بے شک وہ مسجد شرعاً مسجد کا حکم رکھتی ہے، اوراس میں مصلیوں کے نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، موانعات شرعیہ یہ ہیں، کہ مالِ حرام سے یا زمین مغصوبہ میں بنائی گئی ہو، یا زمین مشترکہ میں بلا اجازت شریک ثابت بنائی گئی ہو، یا بقصد فخر ومباہاۃ دریا کے بنائی گئی ہو، یا ضرر رسانی وضداً ومخالفت مسجد ثانی بنائی گئی ہو، تو ایسی مسجد شرعاً حکم مسجد کا نہیں رکھتی، تفسیر مدارک میں ہے۔

"کل مسجد بنی مباہاۃ اوریاء اوسمعۃ اولغرض سوی ابتغاء وجہ اللہ اوبمال غیر طیّب فھولاحق بمسجد الضرار"

تفسیر کشاف میں ہے :

"عن عطاء لمافتح اللہ الامصار علی ید عمر رضی اللہ عنہ امر المسلمین ان یبنوا المساجد ولایتخذوا فی المدینۃ مسجدین یضار احدھما صاحب الخ"

تفسیر احمدی میں ہے :

"فالعجب من المشائخ المتعصبین فی زماننا یبنون فی کل ناحیۃ مسجدا طلبا للاسم والرسم واستیلاء لشأفھم واقتداء بآبائھم ولم یتأملوا مافی ھذہ الآیۃ والقصۃ من شناعتہ احوالھم وافعالھم انتھیٰ"

''ہمارے زمانے کے متعصب مشائخ سے تعجب ہے، کہ وہ اپنے نام اور مشہوری اور برتری کے لیے آبائی رسم کے مطابق ہر گوشہ میں مسجد بنالیتے ہیں، کیا وہ آیت پر غور نہیں کرتے اور منافقین کے حالات وافعال سے واقف نہیں ہوتے۔'' ۱۲

پس اگر مسجد مذکوران امور سے خالی ہواور خالص لوجہ اللہ بنائی گئی ہو، تو بے شک وہ مسجد، مسجد کا حکم رکھتی ہے۔ اوراس میں مصلیوں کے نماز پڑھنے سے اس کے بانی جمعدار مذکورہ کو ثواب ملے گا۔ واللہ اعلم بالصواب، حررہ عبد الحق ملتانی عفی عنہ۔

(سید نذیر حسین (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۱۶ جلد اول)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص